بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دنیامین ایک نذیر آیا - پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا - لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلہ

چو گویم باتو گر آئی چہا در قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی بغرض دارالامان بینی

سلسلۃ الجدید جلد ا نمبر ۷ | ۱۲ ربیع الاول ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام - جمعرات ۱۸ - مئی ۱۹۰۵ء | سلسلۃ القدیم جلد ۴ نمبر ۱۵

اے جہان منتظر خوش باش کامد دلستان | ایڈیٹر مفتی محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان

فہرست مضامین

ناظرین اخبار بدر اپنی رائے سے مطلع فرماوین

ہر اخبار کے پہلے صفحہ پر برادر محمد افضل مرحوم ایک نظم یا مسلمانیم از فضل خدا - اور دس شرائط بیعت لکھا کرتے تھے ہمنے اس خیال پر کہ اخباری رنگ میں یہ کوئی تازہ بات نہین ہے - اور اس سے ممکن ہے کہ بعض لوگ ظن کرین - کہ اخبار کو پُر کرنے کے لئے ہر اخبار مین لکھ دیا جاتا ہے - اس کو درج کرنا بند کردیا اور اس کے عوض پہلے صفحہ پر خدا کی تازہ وحی کا اندراج شروع کیا ہے لیکن اب بعض دوستون کے خطوط آنے شروع ہوئے ہین - کہ وہ سلسلہ عمدہ تھا مخالفین کو ہم ہر وقت دکھا سکتے ہین - کہ ہمارا مذہب کیسا پاک ہے - اور اس سلسلہ مین داخل ہونا کیسی عمدہ بات ہے - اس واسطے صاحبان رائے سے استفتا کیا جاتا ہے - کہ وہ اس امر کے واسطے کیا صلاح دیتے ہین - بعد مشورہ جیسا قرار پائیگا - اس پر عمل کیا جائیگا

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے - کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا

دوئم - یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا - اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے

سوئم - یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا - اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا

چہارم - یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے - **پنجم** - یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا مین اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہین پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا

ششم - یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا

ہفتم - یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا

ہشتم - یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر سمجھیگا - **نہم** - یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا - **دہم** یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور ناطون اور تمام خادمانہ ...

حضرت مولوی نورالدین صاحب

کے درس قرآن سے نوٹس

سیپارہ ۱۶ - رکوع ۴

قَالَ رَبِّ اَنّٰی یَکُوْنُ لِیْ غُلٰمٌ وَّکَانَتِ امْرَاَتِیْ عَاقِرًا وَّ قَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْکِبَرِ عِتِیًّا ؁

کہا ۔ میرے رب کب ہوگا میرا بیٹا نوجوان حال یہ کہ میری عورت بانجھ ہے اور بڑھاپے میں بے حد کو پہنچ گیا ہوں ۔ اَنّٰی وہ زمانہ کب آئے گا کیونکہ بظاہر تو اولاد کی صورت نہیں کہ میرے اولاد ہو سکے بیوی تو ایسی ہے کہ اسکا کبھی حمل ٹھیرا ہی نہیں اور میں ایسا بڈھا ہوں کہ مجھے انتہا درجہ کا بڑھاپا پہنچ گیا ہے ۔ اس دعا میں حضرت زکریا نے اپنی ناطاقتی اور ظاہری اسباب کے انقطاع کا تذکرہ کرکے اللہ تعالیٰ کی طاقتوں کے عجائبات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ وہ کیسا عجیب وقت اور خدا تعالیٰ کے نشانات کی گھڑی ہوگی کہ خدا مجھے اولاد عطا فرمائے گا۔

قَالَ کَذٰلِکَ ۚ قَالَ رَبُّکَ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ وَّ قَدْ خَلَقْتُکَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَکُ شَیْئًا ؁

کہا اسی طرح ہے ۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ میرے لیے آسان ہے اور میں نے تجھے ۔۔ پہلے پیدا کیا تھا جب تو کچھ بھی نہ تھا ۔ کیا معنے وہ خدا جو انسان کو وجود بخشتا اسکی وسیع طاقتوں کا اندازہ کرنے کے واسطے ہر ایک شخص اپنے وجود ہی کو دیکھ لے تو وہ کافی شہادت اس امر کی ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ کیا کچھ بنا سکتا ہے اور کر سکتا ہے ۔

قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّیْۤ اٰیَةً ؕ قَالَ اٰیَتُکَ اَلَّا تُکَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَیَالٍ سَوِیًّا ؁

کہا اے میرے رب میرے واسطے کوئی نشان مقرر کر ۔ کہا تیرے لیے یہ نشان ہے کہ تو متواتر تین رات کسی سے باتیں نہ کریگا اس درخواست میں حضرت زکریا نے اللہ تعالیٰ سے یہ التجا کی ہے کہ انکو کوئی ایسی بات بتلائی جائے جو انھیں خدا کے وعدہ کے مطابق عطیۂ اولاد میں نشان ہو ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین رات متواتر لوگوں سے بات چیت کا سلسلہ چھوڑ دو گے صرف عبادت الٰہی میں مصروف رہوگے کہ رات خلوت میں عبادت کیلئے اور توجہ الی اللہ کے واسطے بہت موزوں ہے اسلیے رات کا ہی ذکر فرمایا

فَخَرَجَ عَلٰی قَوْمِهٖ مِنَ الْمِحْرَابِ فَاَوْحٰۤی اِلَیْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُکْرَةً وَّ عَشِیًّا ؁

پھر عبادتگاہ سے نکلکر اپنی قوم کو مخاطب کرکے جلدی سے کہدیا کہ صبح اور شام خدا کی تسبیح و عبادت میں مصروف رہو ۔ محراب کے معنی ہیں لڑائی کا ہتھیار ۔ چونکہ خدا کے بندوں کا ہتھیار دعا ہی ہے اسواسطے عبادت گاہ کو محراب کہتے ہیں ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زکریا نے دوسروں کو بھی عبادت اور دعا میں اپنے ساتھ شامل کیا اور سب کو تاکید کی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور میں بہت دعائیں مانگنے میں مصروف ہو جاؤ ۔ بیریب دعائیں اور ذکر الٰہی مومن کے لیے بڑی راحت بخش چیز ہے ۔

یٰیَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ؕ وَ اٰتَیْنٰهُ الْحُکْمَ صَبِیًّا ؁ وَّ حَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَ زَکٰوةً ؕ وَکَانَ تَقِیًّا ؁ وَّ بَرًّا بِوَالِدَیْهِ وَلَمْ یَکُنْ جَبَّارًا عَصِیًّا ؁ وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ؁

اے یحییٰ پکڑ اس کتاب (توریت) کو قوت کے ساتھ اور ہمنے اسکو سمجھ اور پکی باتیں بتائیں جبکہ وہ ابھی چھوٹی عمر کا تھا اور اپنی طرف سے اسے دوسروں پر مہربانی کرنیوالا اور پاکیزہ انسان بنایا اور وہ متقی تھا ۔ ماں باپ کے ساتھ نیکی کرتا تھا اور سرکش اور نافرمان نہ تھا ۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں جس قدر قصے بیان کیے جاتے ہیں وہ سب وعظ و نصائح کے واسطے بطور تمثیل کے ہوتے ہیں اور آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کامیابی اور آپ کے دشمنوں کی ناکامی کے واسطے بطور تاریخی نظائر کے پیش کیے جاتے ہیں اسواسطے کسی قصہ میں بیفائدہ طولانی باتوں کا تذکرہ نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ حضرت زکریا کی دعا اور اسکی قبولیت کی پیشگوئی اور اسکی عبادت میں مصروفیت کے ذکر کے بعد معًا ان کی زندگی کے اُسوقت کا ذکر شروع ہو گیا ہے جبکہ وہ جوان ہو کر خادم شریعت ہو گئے ۔

کتاب سے مراد اسجگہ توریت ہے ۔ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام شریعت توریت کے خادم تھے خود صاحب کتاب نہ تھے ۔ کتاب کو قوت کے ساتھ پکڑنے کے یہ معنی ہیں کہ اُسکے احکام پر استقلال اور ہمت کے ساتھ خود عمل کریں اور قوم کو اُسکے مطابق عمل کرنے کے واسطے وعظ و نصیحت کریں ۔ بچپن میں ہی حضرت یحییٰ بڑے عقل والے معلوم ہوتے تھے ۔ اور ہندی مثل ہونہار بروے کے چکنے چکنے پات والی مثل اُنپر صادق آتی تھی ✦

نشان زلزلہ ۔ قیامت کا نمونہ

چار سال کی پیشگوئی آج پوری ہوئی

مخالفوں نے بھی اقرار کیا کہ یہ قیامت کا نمونہ ہے ۔

اخبار ہذا مورخہ ۲۰ اپریل و ۴ مئی میں ہم لکھ چکے ہیں کہ اس زلزلہ کے متعلق جو وحی الٰہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے شائع کی تھی کہ یہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا اُسکا اقرار مخالف اخباروں نے بھی نہایت کثرت سے کیا ہے ۔ آج ہم چند اور اخباروں سے وہی شہادت پیش کرتے ہیں ۔

نامہ نگار اخبار عام ۲ مئی ۱۹۰۵ء از کانگڑہ ۔ ہائے ہائے کیسا بُرا حال اور تباہی ظہور میں آئی ۔ اگرچہ اکثر جگہوں پر یہ حادثہ گذرا مگر جسقدر تباہی اور بربادی دھرمسالہ اور کانگڑہ کے ضلع میں ہوئی ہے حقیقت میں قیامت کا نمونہ ہو لیا ہے ۔ اس سے بڑھ کر قیامت نہیں ہو سکتی ۔ کیونکہ قریبا کل کے کل ہی انسان تباہ ہو گئے ۔

۲۸ اپریل ۱۹۰۵ء ۔ نامہ نگار ایضاً ناظرین ہم اپریل کی اس بپتا کو قیامت کا نمونہ قرار دیں تو مبالغہ نہیں ۔ تاریخی مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایسا زلزلہ کئی صدیوں کے بعد آیا ہے

جناب غلام احمد صاحب شوق کی مسدس عبرت جو آگرہ اخبار ۱۴ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی ہے اس میں موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ صحیح بہت عمدہ پیرایہ میں درج کیا گیا ہے اور زلزلہ کا بھی ذکر ہے انہیں سے ہم چند بند درج کرتے ہیں ۔

یہ ہی عادت کبریائی میں داخل ۔ کہ جب معصیت میں پھنسی قوم جاہل
تو ہر رسم تنبیہ ہر شخص غافل ۔ بلا کوئی ایسی ہی ہوتی ہے نازل
مگر جب کمی معصیت میں نہ پائی
بحکم خدا ہو بلا بھی سوائی

ادھر قحط طاعون آیا ہوا ہے ۔ اُدھر برق ایک رنگ لایا ہوا ہے
یہاں ابر ہر وقت چھایا ہوا ہے ۔ وہاں موت کا سر پہ سایا ہوا ہے
نہ ملنے کسی طرح جب تو بھونچال آیا
ڈر ہے سب کہ اب کاخ ہستی کو ڈھایا

گیا پر جو بھونچال پامال کرکے ۔ روانہ ہوا نیک و بد چال کرکے
گیا وہ تو محشر کی یہ فال کرکے ۔ یہ نادان سمجھے نہ چال کرکے

قیامت یہ صُغریٰ تھی کُبریٰ بھی ہوگی
مگر باز کب روگ سے آئے روگی

اقتباس و اختصار از

خطبہ جمعہ

جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے ۵ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں پڑھا

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ ۔ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ۔ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ ۔ پارہ ۲۱ ۔ رکوع اول۔ ترجمہ پڑھ جو کچھ کہ وحی کیا جاتا ہے تیری طرف کتاب سے اور نماز کو قائم رکھ ۔ بیشک نماز بے حیائی اور نامعقول باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کی یاد بڑی چیز ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ کہ تم کرتے ہو۔

اس وقت میں نماز کے متعلق چند باتیں بیان کرتا ہوں اور وہ کوئی گہرے اسرار اور عمیق در عمیق معارف کی باتیں نہیں ہیں ۔ بلکہ حقیقت نماز اور اُسکے اثر کے متعلق چند موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔ کلام الٰہی سے ثابت ہوتا ہے کہ نماز میں یہ خاصیت ہے کہ وہ فحشاء و منکر سے روک دیتی ہے اور نماز پڑھنے والا بُری باتوں اور خراب افعال سے بچا رہتا ہے ۔ نماز ذکر اللہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کی یاد ہے ۔ ایک ایسی چیز ہے جس سے خدا یاد آکر اُس کا جلال اور رعب دل پر چھا جاتا ہے ۔ یہ قرآن شریف کا دعویٰ ہے اور بہت ہی سچا دعویٰ ہے ۔ بہت سی مخلوق اس قسم کی گندی ہے جیسے کہ عملی حالت نے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ یہ نسخہ پوری صحت حاصل کرنے کے واسطے ایک شفا دینے والا مجرب نسخہ ہے اور یہ دعویٰ سچا ہے ۔ ہاں جن لوگوں پر نماز کا اثر نہیں اُن کو بیشک فکر کرنا چاہیے کیونکہ اُنکی نماز اسکے مطابق نہیں ہوئی وہ صحیح معنوں میں نماز نہیں ہے ۔ الصلوٰۃ کا دوسرا نام ذکر اللہ ہے ۔ اس سے زیادہ پُر رعب نام اور کیا ہو سکتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ جب اللہ کا دھیان اور تصور دل پر مستولی ہو اور اسکی صفات کی ہیبت اور سطوۃ کا شہود قلب پر مسلط اور محیط ہو تو کیونکر ممکن ہے کہ ایسے وقت میں معاً وساوس شیطانی کو بھی اُسی دل میں راہ مل سکے ۔ ایسی ہوا و ہوس اور خواطر تو امن کے زمانہ میں قلب پر حملہ کرتے ہیں ۔ کون اس سے واقف ہے کہ ایسے دنوں میں جبکہ ہیضہ یا طاعون خوفناک اشتعال اور شدت پر ہوں یا ایسی گھڑیاں کہ زلزلہ جیسا متحیر صورتیں واقع ہوں ایک ہی حالت خوف اور فزع اور اضطراب اور خفقان سب کے دوسری حالت شیطانی جذبات اور تحریکات کی بھی دل میں جاگزین ہو سکتی ہے جو لوگ نماز میں خطرات کی شکایت کرتے ہیں وہ خوب سمجھ لیں کہ ان مشاغل اور تصورات کی خبر حقیقت امن اور عیش کی زندگی ہے ۔ فکر میں عادتاً انسان

ایک ہی مقصد کی طرف متوجہ ہوتا ہے ۔ جس طرح جب انسان شیر کے سامنے کھڑا ہو تب حرامکاری زناکاری کی قوت کا جوش میں آنا ناممکن ہے ۔ جس پر فوجداری کا مقدمہ بنا ہوا ہو وہ عدالت کو جاتے وقت بازار میں سے گذرتا ہوا سیر و تماشہ کیطرف کہاں نظر اٹھاتا ہے ۔ اُسکی آنکھ تو دائیں یا بائیں نہیں جا سکتی ۔ یہ ایک فطرتی بات ہے کہ ایک شے کا رعب غالب ہو تو پھر جذبات شہوات نہیں رہتے ۔ نماز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور اُسکی بزرگی جلال اور عظمت کو یاد دلانیوالی ہے ۔ نمازی کے دل میں حرام کاری اور بدکاری نہیں آ سکتی ۔ بدیوں کے استیصال کے واسطے یہ سب سے عمدہ نسخہ ہے ۔ لیکن اس نسخہ سے وہ شخص فائدہ اُٹھا سکتا ہے جو بدپرہیزی نہیں کرتا ۔ قرآن شریف میں آیا ہے قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ ۔ وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ تحقیق نجات پائی اُن مومنوں نے جنہوں نے اپنی نماز میں عاجزی کی اور جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرنے والے ہیں ۔ پس جو شخص نماز تو پڑھتا ہے مگر بیہودہ باتوں سے نہیں رکتا وہ بدپرہیز ہے اور اس نسخہ سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا ۔ ہمارے سلسلہ میں منجملہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے ایک یہ ہے کہ ہمیں مانتم کے لیے لمبے وظائف نہیں رکھے جو انسان کی برداشت سے بڑھ کر ہوں ۔ بلکہ یہ سلسلہ پھر اُس پہلے منہاج پر قائم ہوا ہے جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا تھا اس کا مدعا یہ ہے کہ صحابہ کی سیرۃ کی طرح انسان کچھ حصہ مساجد میں گذارے اور کچھ حصہ اپنے اور اپنے بال بچہ کی خبر گیری اور رزق حلال کے پیدا کرنے میں لگاوے ۔ خدا تعالیٰ کا یہ مامور دنیا کو اُسکی اصلی حالت پر لایا ہے ۔ بہت لوگوں نے حضرت سے سوال کیا ہے کہ ہم کیا وظائف پڑھا کریں آپ نے سب کو یہی جواب دیا کہ نماز سنوار کر پڑھا کرو ۔ جو شخص نماز پابندی کے ساتھ پڑھتا پھر تہجد اور حتی الوسع اشراق کی نماز ادا کرتا ہے پھر اپنے کاروبار اور اپنے بال بچوں کا حق ادا کرتا ہے اُسکو فرصت کہاں ہو سکتی ہے کہ ذکر اللہ اور ذکر چیز میں اپنا وقت ضائع کرے ۔ جو نماز کو سنوار کر پڑھتا ہے اُسکی تمام کجیاں دور ہو جاتی ہیں ۔ بڑی مشکل تو یہ ہے کہ بعض لوگ نماز اس طرح پڑھتے ہیں جسطرح جانور پنجرہ میں ہوتا ہے ۔ جلدی جلدی رکوع سجود کر کے وہ گئے ۔ اس سے کچھ فائدہ نہیں ۔ نماز کے اندر اپنی زبان میں مغفرت مانگنی چاہیے اور اپنی حاجتوں کا سوال خدا تعالیٰ کے آگے کرنا چاہیے ۔ اسکے علاوہ چند موٹے آداب ہیں جنکی رعایت مومن کا فرض ہے ۔ بعض لوگ نماز کے واسطے پہلے آتے ہیں اور پیچھے

آنے والے اُن کے کندھوں پر سے پھاند کر آگے ہو بیٹھتے ہیں ۔ یہ گناہ ہے، اس سے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔

ایسا ہی نماز پڑھنے والے کے آگے سے گذرنا بڑا گناہ ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر تم اسکے نقصان سے واقف ہوتے تو چالیس سال تک کھڑا رہنا منظور کرتے پر نمازی کے آگے سے نہ گذرتے ایسا ہی بعض لوگ امام سے بھی پہلے رکوع میں یا سجدہ میں چلے جاتے ہیں مقتدی کو چاہیے کہ تمام ارکان امام کی متابعت میں ادا کرے ان ساری غلطیوں کی جڑ یہ ہے کہ لوگ حدیث کیطرف توجہ نہیں کرتے ۔ مجھ پر ایک وقت آیا ہے کہ میں علم حدیث سے ناآشنا تھا اور اسطرف توجہ کرنی پسند نہیں کرتا تھا ۔ میرے مخدوم و اُستاذ مولوی صاحب جو اس پُر حلاوت علم کے ذوق سے حظ وافر رکھتے تھے مجھے ہمیشہ اسکی طرف توجہ کرنے کی ترغیب دیتے تھے ۔ آخر ۱۸۹۱ء میں جبکہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی مشیت نے کشمیر میں چھ ماہ کے لیے ایک جگہ رکھا اور مولوی صاحب نے بخاری شریف مجھے سنائی یا یوں کہو کہ میں نے ان سے سُنی اُسوقت اس مبارک کے برکات مجھ پر منکشف ہوئیں اور اب تو میں اپنے تجربہ سے کہتا ہوں کہ جو کوئی حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک صورت دیکھنا چاہے وہ حدیث پڑھے ۔ قرآن شریف کے پڑھنے کے بعد بڑا سعادتمند وہ ہے جو حدیث پڑھتا ہے ۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی صحبت سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ میں نے اس علم کی خوبیوں اور معارف سے واقف ہوا

اللہ تعالیٰ سبکو اور ہمکو اعمال صالحہ کی توفیق دے ۔ آمین ثم آمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی

ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ

ہماری جماعت کے ذی مقدرت لوگوں پر جو مختلف اضلاع میں رہتے ہیں واجب ہوگا کہ عوام کی غلطیاں دور کرنے کے لیے اور شریر لوگوں کے وسوسوں کے ازالہ کے لیے جو ناحق میرے اشتہارات کے الٹے معنے کرکے سادہ لوگوں کو تشویش میں ڈالتے ہیں اور گورنمنٹ کو بھی عمداً دھوکا دیتے ہیں کسی قدر اپنے طور پر اشتہار ہذا بلفظہ چھاپ کر اپنے گرد و نواح میں اور دور و نزدیک شائع کر دیں تا مستحق ثواب ہوں اور لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جاوے۔

عجیب زمانہ ہے کہ ہمدردی کی بھی ناشکری کیجاتی ہے بعض اخبار والے خاصکر پیسہ اخبار لاہور اس بات پر ناراض ہوئے ہیں کہ میں نے دوسرے زلزلہ کی خبر کیوں شائع کی حالانکہ انکو خوب معلوم ہے کہ جو کچھ میں نے شائع کیا وہ بدنیتی سے نہیں ہے اور نہ کسیکو آزار دینا اور تشویش میں ڈالنا میرا مقصد ہے میں نے پہلے اس سے سنہ ۱۹۰۴ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنیوالا ہے جو بہت ہولناک ہوگا اور پھر میں نے اُسی زلزلہ کے بارے میں مئی سنہ ۱۹۰۴ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنیوالا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہو جائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گرینگی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گرینگی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہو جائینگی اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی میں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اس زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اُس سے پہاڑ پھٹ جائینگے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور آخر وہ پیشگوئی ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو پوری ہو گئی اور بندگان خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں تب مجھے اس حادثہ سے اسقدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنیکے لیے الفاظ نہیں اور میں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہونگے جنکو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار خیال آیا کہ میں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنیکا تھا اُس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے اخبار اور دو* رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگذاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اسکو شائع نہیں کیا گیا تھا

* بدر و الحکم - ریویو آف ریلیجنز

گئے تب میں سمجھتا تھا کہ میرا لکھنا لوگوں کو وہی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو میں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے میں اسکا کوئی صلہ نہیں پاتا تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھبرا دیا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کی طرف سے ملی تھی میں نے اسکی پورے طور سے اشاعت نہ کی اور اگر میں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس پر کاربند ہو کر بعض جانیں بچ جاتیں چنانچہ جسقدر میری جماعت میں سے دھرمسالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی اُن میں سے ضائع نہیں ہوا اسکی وجہ یہی ہوگی کہ وہ زلزلہ کی خبر کو پہلے سے یاد رکھتے ہونگے اور حتی الوسع اپنی باطنی اصلاح بھی کی ہوگی میں اسی غم اور پریشانی میں تھا کہ یکدفعہ پھر مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے خبر ملی کہ ایک زلزلہ اور آنیوالا ہے جو قیامت کا نمونہ ہوگا اس خبر کو سنتے ہی میرے بدن پر لرزہ پڑ گیا اور میرے دل کی وہ حالت ہوئی جسکو میرا خدا جانتا ہے اور جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں میں پہلے سے بہت شرمندہ تھا کہ میں نے زلزلہ کی پہلی خبر کو کماحقہ کیوں شائع نہ کیا اور کیوں بنی نوع کی پوری ہمدردی نہ کی۔ اب دوسرے زلزلہ کی خبر پاکر میرا دل اس بات کے لئے بے اختیار ہو گیا کہ پہلی فروگذاشت کی اب تدارک کروں اسی غرض سے میں نے تین اشتہار شائع کیے تا لوگوں کو متنبہ کیا جاوے* حتی المقدور اپنے اعمال کی اصلاح کریں اور جہانتک ممکن ہو ایسی عمارتوں سے بچیں جو دو منزل سہ منزل ہیں اور ایکی دفعہ

* اسکے واسطے کوئی تاریخ معین نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے کوئی خاص تاریخ میرے پر ظاہر نہیں فرمائی بعض لوگوں کو غلطی لگی ہے کہ ہم نے ۱۴ اپریل مقرر کی تھی یہ بالکل جھوٹ ہے ہم نے کوئی تاریخ نہیں لکھی ایسی پیشگوئیوں میں عموماً یہی سنت اللہ ہے چنانچہ انجیل میں بھی صرف یہ لکھا ہے کہ زلزلے آوینگے مگر تاریخ مقرر نہیں ہے مجھے ابتک قطعی طور پر یہ بھی معلوم نہیں کہ اس زلزلہ سے حقیقی زلزلہ مراد ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو زلزلہ کا رنگ اپنے اندر رکھتی ہے بہرحال اس سے خوف کرنا لازم اور احتیاط رکھنا ضروری سمجھ کر میں ابتک خیموں میں باہر جنگل میں گذارہ کرتا ہوں اور خیموں کی خرید کرنے اور عمارتوں کے بنانے میں ایک ہزار روپیہ کے قریب ہمارا خرچ بھی ہو چکا ہے اور اسقدر حرج کون اٹھا سکتا ہے بجز اُسکے جو سچے دل سے ایک آنیوالے حادثہ پر یقین رکھتا ہے۔ مجھے بعد میں زلزلہ کی نسبت یہ بھی الہام ہوا تھا کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ مجھے اس پر غور کرنے سے اجتہادی طور پر خیال گذرتا ہے کہ ظاہری الفاظ وحی الٰہی کے یہ چاہتے ہیں کہ یہ پیشگوئی بہار کے ایام میں پوری ہوگی شاید ان تحریکات سے بہار کے ایام کو کچھ خصوصیت ہو اور یہ ممکن ہے کہ اس وحی کے اور معنی ہوں اور بہار سے مراد کچھ اور ہو۔ منہ

میں نے پہلی فروگذاشت کو پورا کرنے کے لیے کئی ہزار اشتہار شائع کیے اور اخباروں میں بھی یہی مضمون شائع کرایا اور پائنیر وغیرہ انگریزی اخباروں میں شائع کرا دیا بلکہ اطلاع کے لیے ایک چٹھی بخدمت جناب لفٹنٹ گورنر بہادر اور ایک چٹھی جناب نواب لارڈ کرزن وائسرائے بالقابہ کی خدمت میں بھیجی گئی اور ابھی میں اس بات کی طرف متوجہ ہوں کہ یا تو خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس گھڑی کو ٹال دے اور مجھے اطلاع دے اور یا پورے طور پر بتعیین تاریخ اور روز اور وقت اُس آنیوالے حادثہ سے مطلع فرماوے کیونکہ وہ ہر ایک بات پر قادر ہے اب ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ کسی بدنیتی یا دلآزاری یا ستانے کے لیے میں نے یہ کام نہیں کیا اور جس آنیوالے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اُس سے پہلے میں آپ ڈرا اور اب تک قریباً ایکماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنیوالا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جسکی مقدرت ہو اُسے ضروری ہے کہ کچھ مدت خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا اس بلا سے ہمیں بچاوے پس میری نیک نیتی پر اس سے زیادہ کون گواہ ہو سکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل و عیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں حالانکہ قادیان طاعون سے بالکل پاک صاف ہے مگر جس بات سے خدا نے ڈرایا اس سے ڈرنا لازم ہے اور جس ضرر کا یقین ہے اُس سے بنی نوع کو ڈرانا بھی شرائط ہمدردی میں داخل ہے اگر میں دیکھوں کہ کسی گھر کے کسی حصہ کو آگ لگنے کو ہے اور گھر کے لوگ خواب میں ہیں انکو کچھ خبر نہیں اور میں انکو اطلاع نہ دوں کہ وہ تشویش میں پڑینگے تو میں ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوں گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ کسی کمزور بنا پر یہ پیشگوئی نہیں کی گئی ہے بلکہ اگر حکام کی طرف سے بھی میرے اس دعوے کی پڑتال ہو تو کم سے کم ہزار پیشگوئی ایسی ثابت ہوگی جو [illegible] سچی نکلی ہیں جبکہ میں صدہا پیشگوئیوں کی سچائی کے تجربہ سے اس بات کے باور کرنیکے لیے ایک بھاری ثبوت اپنے پاس رکھتا ہوں کہ جو کچھ خدا نے مجھے فرمایا ہے سچ ہے تو پھر اس سے لوگوں کو متنبہ نہ کرنا ایک ظلم تھا کیونکہ زلزلہ کی پیشگوئی قطعی نہیں بلکہ شرطی ہے ہر ایک شخص جو نیک چلنی اختیار کرے گا وہ بچایا جائیگا پس ایسے شخص کو کیا غم ہے جو اپنے چال چلن کی درستی رکھتا ہے ہاں وہ بدمعاش لوگ جو اپنا پیشہ بدکاری حرام خوری خونریزی وغیرہ رکھتے ہیں البتہ ایسے اشتہاروں سے وہ تشویش میں پڑینگے سو اُنکی تشویش کی نہ خدا کو پرواہ ہے اور نہ گورنمنٹ کو اگر انکو خوش رکھنا مقصود ہوتا

تو انسانی گورنمنٹیں ان کے لیے جیل خانے کیوں تیار کرتیں۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ کس قسم کی بزدلی ہے جو مخالف لوگ مجھ پر کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے اشتہاروں نے تشویش میں ڈال دیا ہے میں نہیں سمجھ سکتا کہ یہ کیسی تشویش ہے میں منجم ہونیکا دعویٰ نہیں کرتا نہ مجھے علم جیالوجی کی مہارت کا کوئی دعویٰ ہے صرف یہ دعویٰ ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی پاتا ہوں مگر اس دعوے سے یہ لوگ سخت منکر ہیں اور اسی بنا پر مجھے کافر اور دجال کہتے ہیں اور اسی بنا پر یہ لوگ میری تکذیب کر رہے ہیں ان لوگوں نے ہزارہا اشتہار میری نسبت شائع کیے ہیں کہ اس دعوے میں یہ شخص جھوٹا ہے بلکہ اس قدر لعنتوں اور گالیوں سے بھرے ہوئے میری نسبت دنیا میں اشتہار شائع کر چکے ہیں جن سے کم سے کم دس کوٹھے بھر سکتے ہیں تو پھر کیا کوئی سمجھ سکتا ہے کہ میری ایسی پیشگوئیوں سے وہ ڈرتے ہوں۔ جو شخص ان کے نزدیک جھوٹا ہے اس سے ڈرنے کے کیا معنے ہیں ہاں اگر مجھے بندگان خدا کی سچی ہمدردی مجبور نہ کرتی تو میں ایک ورق بھی شائع نہ کرتا۔ مگر پہلی پیشگوئی کا بڑے زبردست طور سے پورا ہونا اور ہزارہا جانوں کا نقصان ہونا مجھے کھینچکر اسطرف لایا۔ کہ میں دوسری پیشگوئی کی شائع کرنے میں کوتاہی نہ کروں۔ اور کیا حقہ شائع کر دوں بعض نے میری نسبت خط لکھے۔ کہ تو جھوٹا ہے ہم تو چاہتے ہیں کہ تجھے قتل کر دیں لیکن اگر میرے اشتہاروں سے کچھ لوگ احتیاط پر کاربند ہو جائیں۔ اور اپنی کچھ اندرونی اصلاح کریں اور انکی جانیں بچ جائیں تو میری جان کیا چیز ہے کیا مجھے کبھی مرنا نہیں یا اپنی جان سے ایسی محبت رکھتا ہوں کہ بنی نوع کی ہمدردی بھی چھوڑ دوں اور بعض نادان کہتے ہیں کہ یہ اشتہار اس غرض سے لکھے گئے ہیں کہ تا لوگ ڈر کر انکی بیعت قبول کریں۔ مگر اس حق پوشی کا میں کیا جواب دوں۔ میں بار بار انہیں اشتہارات میں لکھ چکا ہوں کہ اصلاح نفس اور توبہ سے اسجگہ میری مراد نہیں ہے کہ کوئی ہندو یا عیسائی مسلمان ہو جائے یا میری بیعت اختیار کرے بلکہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر کسی کا مذہب غلطی پر ہے تو اس غلطی کی سزا کے لئے یہ دنیا عدالت گاہ نہیں ہے۔ اس کے لئے عالم آخرت مقرر ہے اور جسقدر قوموں کو پہلے اس سے سزا ہوئی ہے مثلاً آسمان سے پتھر برسے یا طوفان سے غرق کئے گئے یا زلزلہ نے ان کو فنا کیا اس کا یہ باعث نہیں تھا کہ وہ بت پرست تھے یا آتش پرست یا کسی اور مخلوق کے پرستار تھے۔ اگر وہ سادگی اور شرافت سے اپنی غلطیوں پر قائم رہتے تو کوئی عذاب ان پر نازل نہ ہوتا۔ لیکن انھوں نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی آنکھ کے سامنے سخت گناہ کئے اور نہایت درجہ شوخیاں دکھلائیں اور انکی بدکاریوں سے زمین ناپاک ہو گئی اس لئے اسی دنیا میں ان پر عذاب نازل ہوا۔ خدا رحیم و کریم ہے اور غضب میں دھیما ہے۔ اگر اس زمانہ کے لوگ اس سے ڈریں اور بدکاریوں اور ظلمتوں اور طرح طرح کے بُرے کاموں پر ایسی جرأت نہ کریں کہ گویا خدا نہیں ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں ہوگا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے **ما یفعل الله بعذابکم ان شکرتم و آمنتم**۔ یعنی خدا تمھیں عذاب دیکر کیا کریگا اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور خدا پر ایمان لاؤ اور اس کی عظمت اور سزا کے دن سے ڈرو۔ ایسا ہی اس کے مقابل پر فرماتا ہے۔ **قل ما یعبأ بکم ربی لولا دعاؤکم** یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم نیک چلن انسان بن جاؤ اور اس کی یاد میں مشغول نہ رہو۔ تو میرا خدا تمہاری زندگی کی پروا کیا رکھتا ہے اور سچ ہے کہ جب انسان غافلانہ زندگی بسر کرے اور اس کے دل پر خدا کی عظمت کا کوئی رعب نہ ہو اور بیقیدی اور دلیری کے ساتھ اس کے تمام اعمال ہوں۔ تو ایسے انسان سے ایک بکری بہتر ہے جس کا دودھ پیا جاتا ہے۔ اور گوشت کھایا جاتا ہے اور کھال بھی بہت سے کاموں میں آجاتی ہے۔ اور میں جانتا ہوں کہ جسقدر میں نے لکھا ہے۔ وہ ان لوگوں کے لئے بس ہے جن کے دل ٹیڑھے نہیں ہیں۔ اور جو جانتے ہیں۔ کہ خدا ہے

والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ

المشتہر مرزا غلام احمد قادیانی

نوٹ۔ اسی پیشگوئی کے متعلق جو زلزلہ ثانیہ کی نسبت شائع ہو چکی ہے۔ آج ۲۲ - مئی ۱۹۰۵ء کو بوقت پانچ بجے صبح خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ وحی ہوئی۔

صدقنا الرؤیا انا کذالک نجزی المتصدقین

یعنی زلزلہ کی نسبت تیرے دیکھے ہوئے کو سچا کرکے دکھلا دیا اور اسی طرح ہم صدقہ دینے والوں کو جزا دیتے ہیں۔ منہ

مو نوٹ۔ اسجگہ نمونہ کے طور پر مخالفین میں سے ایک کا اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ جس سے ظاہر ہوگا کہ ہماری پیشگوئیوں کی جب اس طرح تکذیب کیجاتی ہے۔ تو پھر یہ پیشگوئیاں کسی کے واسطے تشویش کا موجب نہیں ہیں اور نہ لوگ اس سے ڈرتے ہیں۔ بلکہ اس پر مضحکہ اڑاتے ہیں۔ چنانچہ ایک تازہ اشتہار کی کچھ عبارت ہم اسجگہ بطور نمونہ کے نقل کرکے دکھلاتے ہیں کہ ایسے مخالفین پر ہماری پیشگوئیوں کا کیا اثر پڑ سکتا ہے اور وہ عبارت یہ ہے

میں آج ۲ - مئی ۱۹۰۵ء کو اس امر کا بڑے زور اور دعوی سے اعلان کرتا ہوں اور تمام لوگوں کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں اور خوفناک اور سہمے ہوئے دلوں کو اطمینان اور تسلی دیتا ہوں کہ قادیانی نے ۵ - ۸ - ۱۲ اور ۲۹ اپریل کے اشتہاروں اور اخباروں میں جو کہا ہے کہ ایک ایسا سخت زلزلہ آئیگا۔ جو ایسا شدید اور خوفناک ہوگا کہ کسی آنکھ نے دیکھا ہے نہ کسی کان نے سنا۔ گو کہ قادیانی زلزلہ کے آنیکی تاریخ یا وقت نہیں بتلاتا۔ مگر اس امر پر بہت زور دیتا ہے کہ زلزلہ ضرور آئیگا۔ اس لئے میں ان بھولے بھالے سادہ لوح آدمیوں کو جو قادیانی کی صرف لفاظیوں اور اخباری رنگ آمیزیوں سے خوفناک ہو رہے ہیں بڑے زور سے اطمینان اور تسلی دیتا ہوا خوشخبری سناتا ہوں کہ خدا کے فضل و کرم سے شہر لاہور وغیرہ میں یہ قادیانی زلزلہ ہرگز نہیں آئیگا! نہیں آئیگا!! اور نہیں آئیگا!!! آپ ہر طرح اطمینان اور تسلی رکھیں مجھے یہ خوشخبری حقیقی نور الہٰی اور کشف کے ذریعہ سے دیگئی ہے جو انشاء اللہ بالکل ٹھیک ہوگی۔ میں مکرر سہ کرر کہتا ہوں اور نور الہٰی سے جو مجھے بذریعہ کشف دکھلایا گیا ہے۔ مستفیض ہو کر اور اس کے اعلان کی اجازت پا کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ قادیانی ہمیشہ کیطرح اس زلزلہ کی پیشین گوئی

بقیہ نوٹ۔ میں بھی ذلیل اور رسوا ہوگا اور خداوند تعالےٰ حضرت خاتم المرسلین اور شفیع المذنبین کے طفیل سے اپنی گنہگار مخلوق کو اپنے دامن عاطفت میں رکھکر اس نارسیدہ آفت سے بچائیگا اور کسی فرد بشر کا بال تک بیکا نہ ہوگا

ملا محمد بخش حنفی سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

خدا کی تازہ وحی

۲۳ - مئی ۱۹۰۵ء - بوقت دوپہر۔ "زمین تہ و بالا کر دی"

"انی مع الافواج اتیک بغتة" - "لنگر اٹھا دو"

ضروری

مندرجہ بالا اشتہار گذشتہ ہفتہ میں بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا مگر چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں بعض عبارتیں اور زیادہ کی ہیں۔ اور نیز اس کا نہایت کثرت سے پڑھا جانا اور لوگوں کو سنانا اور پھیلانا مقصود ہے اس واسطے سے دوبارہ اس اخبار میں درج کیا گیا ہے اور حضرت اقدس ؑ اس اشتہار کے بعد ... ایک اور مضمون تحریر فرما رہے ہیں۔ جو کہ اگلے اخبار میں انشاء اللہ تعالےٰ ہدیہ ناظرین کیا جاویگا۔

ضروری التماس

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر میں خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیویں تاکہ تعمیل ارشاد میں سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ نام نہیں ملتا۔ جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد میں کوتاہی ہو کر شکایت کا موقعہ مل جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرما دیں جو چٹ کے سر پر چھپا ہوا ہوتا ہے ضرور لکھیں تاکہ تعمیل میں توقف نہ ہو۔ مینیجر

تازہ رؤیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء - گذشتہ رات کو دیکھا۔ کہ ایک لڑکی جس کا نام زینب ہے۔ ساتھ ہے۔ ایک کنوئیں پر گئے ہیں - جو باغ کے باہر جانب مغربی کونہ پر واقع ہے۔ اور کہا۔ کہ اس سے دور رہنا چاہیئے۔ ایسا نہ ہو۔ کہ زلزلہ کے سبب یہ کنواں زمین کے اندر گر پڑے۔ گویا زلزلہ کے سبب کنوئیں کے زیر و بالا ہونے کا بھی اندیشہ ہے

فرمایا۔ چند روز ہوئے۔ ہم نے خواب میں دیکھا کہ ایک جگہ مردار پڑے ہیں۔ اور لم ڈھینگ مردار خور جانور بھی جمع ہیں۔ ہم وہاں سے چلے آئے۔

تھدم ما یعمرون

[illegible]لی پیشگوئی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے [illegible]ابق وحی الہی اشتہار الندا میں شایع کی تھی۔ اور اخبار بدر [illegible]رخہ ۱۳ اپریل ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی۔ پوری ہوئی۔ یعنے [illegible]رم سالہ میں مورخہ ۲۰ - مئی ۱۹۰۵ء کو پھر سخت زلزلہ آیا [illegible]نئے مکانات جو رہائش کے واسطے بنائے گئے تھے۔ گر [illegible]ئے - دیکھو اخبار سول ملٹری گزٹ مورخہ ۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء

خطبہ نکاح

حضرت ابی المکرم مولوی حکیم نور الدین صاحب نے ۲۱ مئی ۱۹۰۵ء کو باغ میں بعد نماز ظہر پڑھا

الحمد للہ

[illegible]ہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ [illegible]ذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من [illegible]ہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ [illegible]ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ ونشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ

[illegible]ی۔ شیعہ۔ مقلد غیر مقلد۔ اسلام کے تمام فرقوں کے درمیان [illegible]متفق علیہ امر ہے۔ کہ خطبہ نکاح کے وقت الحمد للہ نحمدہ و[illegible] ونستغفرہ پڑھا جاتا ہے۔ اس میں اول جناب الہی کی [illegible]۔ جس نے فسق و فجور زنا کاری بدکاری سے ہم کو بچایا۔

جس طرح مرد پیدا کئے۔ اسی طرح عورتیں بھی پیدا کیں۔ اور زن وشوئی کا تعلق ان کے درمیان رکھ دیا۔ جو لوگ نکاح نہیں کرتے۔ وہ حقیقی طور پر عورتوں کی۔ بلکہ تمام نسل انسانی کی خیر خواہی نہیں کرتے۔ اور نہ کر سکتے ہیں۔ نکاح انسان کو بہت سی بدیوں سے بچاتا ہے۔ لیکن یہ نعمت بغیر فضل الہی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس واسطے اللہ تعالےٰ سے مدد طلب کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ یہ امر استعانت حق کے سوائے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پھر ان معاملات میں انسان کو بہت سے مشکلات پیش آتے ہیں بعض دفعہ بیوی مرد کی مرضی کے مطابق نہیں ہوتی یا مرد ایسا ہوتا ہے۔ کہ یہ تعلق ہمیشہ کے واسطے بیوی کے لئے ایک دکھ اور تکلیف کا موجب بن جاتا ہے۔ اس واسطے اس موقع پر استغفار کا سبق دیا گیا ہے۔ بعض غلطیوں کے بد نتایج کے سبب وہ اغراض پورے نہیں ہوتے جن کے واسطے یہ تعلقات پیدا ہوتے ہیں۔ ان سب کا علاج استغفار ہے۔ جناب الہی میں استغفار کرنا تمام انبیاء کا ایک اجتماعی مسئلہ ہے۔ استغفار تمام انبیاء کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔ اور اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ گذشتہ غلطیوں کے بد نتایج سے بچاوے اور آیندہ غلطیوں میں پڑنے سے بچائے۔ خدا تعالےٰ نے اس تعلق کی حفاظت کے لئے بڑی تاکید فرمائی ہے۔ نکاح کے تعلقات میں اگرچہ احباب نے حضرت امام علیہ السلام کے منشاء کے مطابق پورے طور پر کارروائی شروع نہیں کی۔ پھر بھی بعض بہت ہی اخلاص رکھنے والے دوست ہیں۔ جو چاہتے ہیں۔ کہ ان کی اولاد کے نکاح حضرت امام کی موجودگی میں اس جگہ قادیان میں پڑھے جائیں۔ تاکہ آپ کی دعا اور برکت سے یہ تعلقات ثمرات خیر کا باعث ہوں۔ چنانچہ ایسے ہی مخلص دوستوں میں سید حامد شاہ صاحب اور ان کے والد حکیم حسام الدین صاحب اور سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم ہیں۔ جن کی اولاد کے نکاح اس وقت آپ صاحبان کے سامنے باندھے جاتے ہیں

سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے محمدؐ کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی رفعت نام کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے مولوی عبد الکریم صاحب وکیل ہیں۔ اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر - سید حامد شاہ صاحب کے لڑکے عبد الحمید کا نکاح سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی مریم کے ساتھ کیا گیا۔ لڑکے کی طرف سے وکیل مولوی عبد الکریم صاحب اور لڑکی کی طرف سے شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر ہیں۔ سید حکیم حسام الدین صاحب کے پوتے عبد السلام پسر سید محمود شاہ صاحب مرحوم کا نکاح سید خصیلت شاہ صاحب مرحوم کی لڑکی فضیلت کے ساتھ کیا گیا

آپ دعا کریں۔ کہ جس غرض سے یہ نکاح اس جگہ کئے گئے ہیں۔ وہ حاصل ہو اور میاں بیوی کے تعلقات میں برکت ہو۔ نیک اولاد آگے ہو۔ جس سے لاکھوں صلحا آگے پیدا ہوں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر احباب نے دعا کی۔ اور پھر چھوہارے تقسیم کئے گئے

فائدہ - اس امر کا بیان کرنا فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔ کہ لڑکیاں اور لڑکے اور ان کے والی بعض وجوہات سے خود قادیان میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ لیکن ان کی دلی خواہش تھی کہ یہ نکاح قادیان میں ہو۔ اور ایسے جلسہ میں ہو۔ جس میں خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام موجود ہوں۔ چنانچہ یہ درخواست سیالکوٹ سے یہاں حضرت کی خدمت میں آئی۔

حضرت اقدسؑ نے فرمایا۔ کہ یہ شرعی مسئلہ ہے۔ بذریعہ تحریر اجازت کے بعد اس جگہ نکاح ہو سکتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق نکاح ہوا حسن اتفاق سے مکرمی مخدومی شیخ رحمت اللہ صاحب بھی اس جگہ تشریف لائے ہوئے ہیں شیخ صاحب موصوف کو سید خصیلت علی شاہ صاحب مرحوم کے ساتھ ایک خاص محبت واخلاص کا تعلق تھا۔ خدا نے یہ عجیب اتفاق پیدا کر دیا۔ کہ وہ ان کی لڑکیوں کی طرف سے وکیل بنے

خوفناک تباہی کا تار کشمیر سے آیا ہے

وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے

۲۴ - مئی ۱۹۰۵ء کے سول ملٹری گزٹ اخبار میں چھپا ہے۔ اس میں درج ہے۔ کہ نہایت ہی تباہی کرنے والا طوفان کشمیر میں آیا ہے۔ تمام ملک پر پانی پھر گیا ہے۔ چاولوں کے کھیت بالکل برباد ہو گئے ہیں۔ بہت سے گاؤں بالکل غرق ہو کر نیست و نابود ہو گئے ہیں کیا یہ تمام ایک اتفاقی امر ہے۔ کیا یہ مصیبت انگیز تباہی کچھ معنے نہیں رکھتی۔ کہاں ہیں پیسہ اخبار کے ایڈیٹر صاحب جو لوگوں کو تسلی و بے فکری کی نیند سلانا چاہتے ہیں اور ملا محمد بخش کے الہامات پر ایمان لانے والے ہمارے مخالف جنہوں نے بخوشی یہ اشتہار تقسیم کئے تھے۔ کہ مسلمانوں کا بال بیکا نہ ہوگا۔ شاید کشمیری ان کے نزدیک مسلمان نہیں ہوتے .. کاش کہ لوگ سمجھیں اور اپنے اعمال کی درستی کریں۔ تاکہ خدا کا رحم ان پر نازل ہو۔ ذیل میں ہم کشمیر کی تباہی کے متعلق ایک خط درج کرتے ہیں + بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی بعد السلام علیکم واضح رائے شریف ہو کہ بموجب مصرعہ وقت اب نزدیک ہے۔ آیا کھڑا سیلاب ہے، کشمیر کا برا حال ہے پہلے جو طوفان دو مرتبہ آچکا تھا۔ اس سے بھی زیادہ اس طوفان نے بہت کچھ نقصان کیا یعنی چھ سات پل بہ گئے اور تین رونگ ڈاک نہ ادرہ کوہالہ کے قریب ایک پل تھا۔ وہ بھی گر گیا۔ اور بہت سا حصہ پہاڑ کا گر گیا۔ جس سے سڑک رک گئی ہے دیگر الحمد للہ کہ اس رحمان و رحیم نے ہمارے ایمان کے زیادہ کرنے کے لئے قدیم آتش کدہ و قدیم بت کدہ سرنگوں ہو گیا۔ جو پہلے سمجھ میں نہ آتا تھا کہ فردوسی و نوشیروانی آتشکدے کیونکر برباد ہوئے ہونگے اب عین شہادت سے اطمینان ہو گیا کہ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ برائے خدا دعا فرماویں کہ خدا میرے حال پر رحم کرے کہ اتنا ہو تو کہ حضور کی دعا سے میرا ایمان [illegible] والسلام۔ الراقم عبد الرحمن [illegible]

اہل حدیث کا نمونہ

بزرگان دین حدیثوں کی جانچ پرتال اور روائتون کی تحقیقات مین کس قدر جان فشانیان کرتے تھے۔ ایک ایک راوی کے حالات کی تفتیش مین میلون کے سفر اور برسون کی محنت خرچ کی جاتی تھی۔ اور جب تک کسی خبر کے متعلق پوری تحقیقات سچائی کی نہ ہو جاتی تھی۔ تب تک ہرگز اس کو درج نہ کیا تھا۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ان لوگون کی خدمات اللہ تعالی کے حضور مین قبول ہوئین۔ برخلاف اس کے آج کل بعض لوگ اناپ شناپ باتین جوڑ جاڑ کر جو آیا۔ لکھ لکھا کر اپنا نام [illegible] مین اہل حدیث مشہور کر دیتے ہین۔ اور بدنام [illegible] نمونے چندکی مثال اپنے پر ثابت کر لیتے مین۔ شاید ایسے ہی اہل حدیث کو دیکھ کر بعض لوگ حدیثون کے سرے سے ہی منکر ہو گئے ہین۔ ذیل مین ہم اہل حدیث کی اس خبر کے متعلق ایک خط مین سے عبارت نقل کرتے ہین جس مین پرچہ اہلحدیث نے حضرت حجۃ اللہ کے متعلق جھوٹی بےخبر کوشائع کر کے اپنا دل خوش کیا تھا۔ یہ خط از جانب منشی محمد اکبر کاپی نویس بابو عطاء الہی صاحب سٹیشن ماسٹر ہے۔ اور بابو شاہ دین صاحب سے ہم کو ملا ہے

عزیز من! السلام علیکم۔ آپ کا کارڈ ملا۔ جس کے مطالعہ سے [illegible] ہوا ہون۔ چونکہ پرچہ اہلحدیث مجھے [illegible] دیکھنے کا اتفاق ہوتا ہے۔ اور نہ مولوی ثناء اللہ کے پاس جانے کی بجز ایک دو دفعہ سال بھر مین نوبت آئی ہے۔ اس لئے مجھے تلاش ہوئی کہ وہ پرچہ منگا کر دیکھون جس مین مولوی ثناء اللہ نے وہ مضمون درج کیا ہے تلاش سے وہ پرچہ منگا کر اس وقت دیکھا۔ تو واقعی مولوی ثناء اللہ کا [illegible] ہوا مضمون اس مین درج پایا۔ مین نے جس طرز کا تذکرہ مولوی ثناء اللہ سے کیا ہے۔ اُسے بےکم و کاست مختصر طور پر درج کرتا ہون۔ وھو ھذا۔

"مولوی ثناء اللہ صاحب کہہ رہے تھے۔ کہ ایڈیٹر البدر وغیرہ طاعون سے فوت ہو گئے۔ اور مرزا صاحب بھی طاعون سے فوت ہو نگے۔ سنا گیا ہے۔ کہ وہ بھی طاعون سے بیمار تھے۔ جبکہ ایڈیٹر اخبار البدر نے وفات پائی۔ اور یہ کہ مرزا صاحب کے مریدون کا ایسا زبردست اعتقاد ہے۔ کہ سچی بات بھی ان کو کہی جاوے۔ تو وہ نہین مانتے۔ اس کے جواب مین مین نے کہا۔ کہ بیشک اُن کا ایسا ہی زبردست اعتقاد ہے۔ چنانچہ میرے چند رشتہ دار بھی ان کی جماعت مین ہین [illegible] صوم و صلوۃ امر و نہی کے ایسے پابند ہین۔ کہ دنیا کے تذکرے [illegible] ان کو اچھے نہین لگتے۔ اور مرزا صاحب [illegible] جہان وہ مال فدا کرنے کو حاضر [illegible] میرے ایک رشتہ دار ابھی قادیان سے آئے ہین۔ ان کی زبانی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب بہت کم باہر آتے ہین۔ اور ان کو سات دنون کے بعد شرف باریابی حاصل ہوا۔ مرزا صاحب علیل بھی تھے اور جریان کو تکلیف تھی۔ بطور ابتلا کے تھی"۔

مرزا صاحب کی نسبت طاعون کا مضمون تراشنا۔ میرے تذکرہ کے خلاف ہے۔ آپ مجھے قسم دیتے ہین کہ میرے کیا الفاظ تھے؟ اس لئے درج کرتا ہون۔ کہ آپ نے میرے ساتھ ذکر کیا تھا۔ کہ ایڈیٹر البدر فوت ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب سے بوجہ ان کی علالت کے شرف باریابی سات یوم کے بعد ہوا۔ پیشاب کا خون آیا تھا۔ یہ علالت انکی بطور ابتلا کے تھی

مولوی ثناء اللہ کا "طاعون" کا لفظ لکھنا۔ اور خود مرزا صاحب کا فرمانا یہ سب مولوی ثناء اللہ کا تصنع ہے

دلچسپ اخبار

۱۲- مئی ۱۹۰۵ء۔ لنڈن مین ایک شخص لائیتہ نام طاعون سے مرگیا۔ ولائیت مین غالباً یہ پہلا واقعہ ہے اور زمین کے اندر طاعون کے زبردست اثر کی شہادت ہے

شملہ مین بشپ اسکول کو سخت آگ لگی۔ گرجا کتب خانہ وغیرہ مفید مکانات بالکل جل کر راکھ ہو گئے حضور ویسرائے نے طلباء کو اپنے ہسپتال مین جگہ دی

نیوزیلینڈ مین ایک بڑا زلزلہ ٹھیک اس وقت آیا تھا۔ جب کہ ہندوستان مین آیا تھا۔

۱۶- مئی ۱۹۰۵ء کو کشمیر سے تار آئی۔ کہ نہ ہٹنے والی سخت بارش ہو رہی ہے۔ طوفان کا خوف ہے۔ لوگ اپنا اسباب گھرون سے نکال کشتیون مین ڈال رہے ہین۔

کانگڑہ مین ہر رات سخت آندھی آتی ہے۔ بارش آتی ہے۔ اور بہت بجلی گرجتی ہے۔ سرہنری کارنن صاحب [illegible] نے اخبار ٹائمز مین چھاپا ہے۔ کہ بڑے زلزلون کے بعد چھوٹے زلزلے کے جھٹکون کا آنا معمولی بات ہے۔ آسام مین بھی ایسا ہوا تھا اس سے خوف نہین۔ لیکن ایسے زلازل کے بعد بیماریون کا خوف ایک طبعی بات ہے

انگلینڈ مین ۲۲- اپریل ۱۹۰۵ء کی صبح پونے دو بجے کے قریب سخت زلزلہ آیا۔ جو بہت سخت تھا۔ مویشی بلبلانے لگے۔ اور مرغ شور مچانے لگے۔ لوگ گھبرا گھبرا کر باہر نکل کھڑے ہوئے

۲۵- اپریل ۱۹۰۵ء کو بندر عباس واقع خلیج فارس مین سخت زلزلہ آیا۔ ساری زمین کے اندر زلزلون کے مادہ کا شور مچا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ابھی نادان کہتے ہین۔ کہ یہ ایک اتفاقی بات ہے۔

سکھر- ۲۰- اپریل کو یہان کے بازار مین بڑے زور سے آگ لگی۔ بیس مکان جل کر خاک ہو گئے۔ دس مکان آدھ جلے باقی ہین۔ نقصان کا اندازہ ڈیڑھ لاکھ سے زیادہ کا کیا جاتا ہے تین دوکاندارون کی جانین بھی اسی آگ کی نذر ہوئی ہین۔ آج کل ہندوستان پر ایسی مصیبت چھائی ہے۔ کہ جدھر دیکھئے حادثہ جدھر سنئے قیامت نہ معلوم کہ خداوند کریم کو کیا منظور ہے (نامہ نگار اخبار عام مورخہ ۱۵- مئی ۱۹۰۵ء)

خدا کو یہ منظور ہے۔ کہ مخلوق خالق کے احکام کو ماننے اور اس کے رسول کو دکھ دینے سے باز رہے۔ نہ ارنون اور شوخیون کو چھوڑ دے۔ اور سیدھے راہ پر چلے

اعلان

بنام جملہ صاحبان جو محمد افضل مرحوم کیساتھ کچھ معاملہ رکھتے تھے

بابو محمد افضل مرحوم اخبار البدر مین میرے ساتھ حصہ کارکردگی کے شریک تھے۔ اخبار میرے سرمایہ سے چلتا تھا اور پریس بھی مین نے صرف اخبار ہی کے لئے کر دیا ہوا تھا۔ ان کے کسی دوسرے کام جیسے بک ایجنسی یا کارخانہ الصدیق وغیرہ سے مجھے کوئی تعلق نہ تھا۔ اور نہ ہے۔ یہ تمام ان کے اپنے ذاتی معاملات اور کاروبار ذاتی ذمہ واری پر تھے جس مین نہ میرے مشورے اور نہ میری رائے کو کسی طرح کا دخل تھا۔ ہمراہ اسباب اگر کسی صاحب کی کوئی کتاب دفتر مین آگئی ہے۔ تو ملکیت کا ثبوت بہم پہنچانے پر وہ ان کو دینے مین ہمین کوئی عذر نہین۔ اس کے متعلق منیجر اخبار بدر سے خط و کتابت کر کے فیصلہ طے کرین

خاکسار میان معراج الدین عمر- پروپرائٹر بدر

قیمت خاص معاونین۔ خود بخود حصہ دے سالانہ عطا کرتے ہین۔ عام قیمت ۔/۳ سالانہ ہے۔ اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ دوست عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جائیگا

ترسیل زر بنام میان معراج الدین عمر- پروپرائیٹر قادیان اور خط و کتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہئیے۔

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر پروپرائٹر کے چھاپا گیا